كلمة المدير

عوامی بجٹ

ماہ جون اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ اس میں پاکستان کا سالانہ بجٹ پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں حکومت کی سالانہ کارکردگی کا جائزہ بھی ہوتا ہے۔ نیز سابقہ ترقیاتی کاموں کی تفصیل اور عوامی بہبود کے پروگراموں کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔ اور آئندہ سال کیلئے مختلف شعبوں میں ترقیاتی فنڈز مختص کئے جاتے ہیں۔ اور ملکی مفادات کیلئے بڑے بڑے منصوبوں کیلئے رقم رکھی جاتی ہے۔ انسان کی بنیادی ضرورتوں میں تعلیم، صحت، خوراک، رہائش، ذرائع مواصلات آمدورفت بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ بجٹ میں ان کے معیار کو بہتر بنانے اور ہر شخص کو اس کا حق دینے کیلئے خاص سہولتوں کا اعلان شامل ہوتا ہے۔ اسی طرح بجٹ کا ساٹھ سے ستر فیصد حصہ دفاعی ضرورتوں کیلئے رکھا جاتا ہے۔ باقی تیس یا چالیس فیصد سے دیگر تمام ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔ یہی وطن عزیز کی پسماندگی کا بڑا سبب ہے۔

پاکستان کا بجٹ ہمیشہ خسارہ میں ہوتا ہے۔ اور اسے پورا کرنے کیلئے مختلف ذرائع سے قرضے حاصل کئے جاتے ہیں اس طرح یہ بجٹ پہلے ہی دن سے سود کی بھاری قسطیں ادا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ جس کے اثرات ہماری معاشیات پر نمایاں نظر آتے ہیں۔

پاکستان کا قومی بجٹ کبھی بھی عوامی نہیں ہوا۔ اور نہ ہی اسمیں عوامی ضرورتوں کا خیال رکھا گیا اور نہ ہی بجٹ کے ذریعے زندگی کی بنیادی سہولتیں میسر آئیں۔ پاکستان کی آبادی کا اسی فیصد دیہی علاقوں پر مشتمل ہے۔ ان کی فلاح و بہبود کیلئے برائے نام رقم رکھی جاتی ہے۔ جبکہ سکول، ہسپتال اور سڑکیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اگر کسی جگہ یہ چیزیں بن جاتی ہیں تو ان میں وہ سہولتیں میسر نہیں ہیں اور آج بھی دیہی لوگ سو سال پرانا طرز زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

بجٹ میں ایک بڑا حصہ شہری علاقوں کیلئے رکھا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر بجٹ میں گاڑیاں کاریں اور دیگر سامان تعیش سستا کر بھی دیا گیا تو اس کا عام لوگوں کی زندگی پر کیا اثر ہوگا۔ وہ تو پہلے ہی بڑی مشکل سے گھر کی روٹی پوری کرتے ہیں ایسی سہولتوں سے انہیں کیا فائدہ؟ اصل میں اسکا فائدہ مالدار لوگوں کو ہوگا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ صنعت کار ہو یا کارخانہ دار وہ اپنی مصنوعات کی قیمتیں بڑھا کر حساب برابر کر لیتا ہے۔ مشکل میں وہ خریدار پڑتا ہے جس کی جیب پر یہ ناقابل تلافی بوجھ پڑتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ بجٹ نہایت متوازن اور سودمند ہوگا جس میں غریب متوسط طبقے کی ضرورتوں کا خیال رکھا گیا ہو۔ روزمرہ کے استعمال کی اشیاء سستی کی جائیں ان پر سے ٹیکسوں کا بوجھ کم کیا جائے۔ خصوصاً اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کو اعتدال پر رکھنا حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔ پاکستان میں لوگوں کی پریشانی کی ایک خاص وجہ ہر پندرہ روز بعد تیل کی قیمتوں میں ردوبدل ہے ہمیشہ پندرہ دن کے بعد قیمت بڑھ جاتی ہے۔ جس کے اثرات پوری معیشت پر پڑتے ہیں اور وہ اوپر سے نچلی سطح تک جاتے ہیں۔ اور مہنگائی کا ایک طوفان آتا ہے۔

اس پر بس نہیں بلکہ پاکستان میں بجلی بہت مہنگی ہے۔ کئی قسم کے ٹیکس بجلی کے ذریعے حاصل کئے جاتے ہیں۔ یومیہ اجرت پر محنت مزدوری کرنے والے بھلا کیسے ایسے بھاری بھرکم بل ادا کریں گے۔ یہی حال گیس کا ہے اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو ایسے وسائل دیئے ہیں جن کو استعمال میں لانے کیلئے بہت کم خرچ آتا ہے لیکن حکومت اسے بھی تجارتی بنیادوں پر فروخت کرتی ہے۔ اور بے پناہ روپیہ اکٹھا کرتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بجلی اور گیس کو سستا کیا جائے تاکہ لوگ اپنی زندگی آسانی سے گزار سکیں۔

وزیر خزانہ جناب شوکت عزیز بارہا یہ اعلان کر چکے ہیں کہ پاکستان کے زرمبادلہ بارہ ارب ڈالر کو پہنچ گئے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس کا عوام کو بھی کوئی فائدہ ہوا ہے؟ مستقبل کا تو ہمیں علم نہیں ہے اعداد و شمار اور تجربہ یہ ہے کہ بارہ ارب ڈالر کا عوام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ اتنی بڑی رقم قومی خزانے میں موجود ہو اور لوگ فاقوں کی وجہ سے خودکشیاں کریں۔ مہنگائی کی تلوار سر پر منڈلائے۔ عام استعمال کی چیزیں لوگوں کی دسترس سے دور ہو جائیں آمدن کے ذرائع نہایت محدود ہیں اور قوت خرید نہ ہونے کے برابر ہے۔ تو ایسی صورت میں اربوں روپے کا قومی خزانے میں ہونے کا کیا فائدہ؟ البتہ زرمبادلہ کی موجودگی سے ٹیکسوں کا بوجھ کم کر کے بعض بنیادی چیزوں کی قیمت کم کر دی جاتی جس کا براہ راست فائدہ عوام کو ہوتا۔ حکومت اپنے اخراجات میں نمایاں کمی کرے اس طرح ٹیکس بھی کم ہو سکتے ہیں جس کی وجہ سے روزمرہ استعمال کی چیزوں کی قیمتیں خود بخود کم ہو جائیں گی۔

یہاں یہ بات بھی عرض کر دیں کہ پاکستان میں ادویات کی قیمتیں بہت زیادہ ہیں۔ سرکاری ہسپتالوں میں علاج ممکن نہیں مریضوں کی کثرت اور سہولتوں کی قلت کے باعث عوام بے حال ہیں مجبوراً پرائیویٹ ہسپتالوں میں علاج کرواتے ہیں اور ادویات کی مد میں ہزاروں روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ جنہیں پورا کرنا ہر شخص

کے بس کی بات نہیں۔ پاکستان میں دوا ساز ادارے غیر ملکی ہیں۔ جو من مانی کرتے ہیں۔ اور اپنی مصنوعات کی قیمتوں کا تعین خود کرتے ہیں۔ جب چاہیں اس میں کئی فیصد اضافہ کرتے ہیں اس کی روک تھام کیلئے حکومت کو موثر کردار ادا کرنا چاہئے۔ اور بجٹ کے موقعہ پر خصوصی اعلان ہونا چاہئے۔ اور دوا ساز اداروں کو کسی ضابطے کا پابند بنانا چاہئے۔ یہی حال پرائیویٹ تعلیم کا ہے۔ بھاری فیسیں اور مہنگی کتب! موجودہ حکومت جو کہ آدھی جمہوری ہے انہیں کم از کم اپنے آدھا بجٹ عوامی بنانا چاہئے۔ اور غریب عوام کو فائدہ پہنچانا چاہئے۔ اس طرح انہیں عوامی ہمدردی میسر آئے گی۔ ورنہ ٹھنڈے کمروں میں بیٹھ کر بجٹ بنالینا کوئی کمال نہیں!!

درندگی اور دہشت گردی کا منہ بولتا ثبوت

یوں تو بہادر امریکہ طاقت کے نشے میں جہاں چاہتا ہے چڑھائی کر دیتا ہے آج کل پوری دنیا کو تسخیر کرنے کا جنون اس کے سر پر سوار ہے اور کسی بھی ملک پر حملہ آور ہونے کیلئے بہانے تراش لئے جاتے ہیں۔ اور پھر جدید ترین اسلحہ حرکت میں آتا ہے۔ اور ہزاروں من بارود چند لمحوں میں پھونک دیا جاتا ہے۔ پلک جھپکتے ہی ہستے بستے گھرانے راکھ کا ڈھیر بن جاتے ہیں۔ جس کی تازہ مثالیں افغانستان اور عراق ہیں۔

لیکن اچانک اس وقت امریکہ کے بھیانک اور مکروہ چہرے سے پردہ چاک ہوا جب امریکی اخبارات نے ہی عراقی قیدیوں کے ساتھ ابوغریب جیل میں انسانیت سوز مظالم کی تصاویر شائع کر دیں جن میں توہین آمیز رویہ اختیار کرتے ہوئے عراقی قیدیوں کو مادر پدر برہنہ کر کے سزائیں دی جارہی ہیں۔ انہیں دہشت زدہ کرنے کیلئے ان پر کتے چھوڑے گئے۔ گلے میں پٹہ ڈال کر گھسیٹا جاتا ہے۔ کئی کئی دن اور رات کھڑا رکھا جاتا ہے۔ اس پر بس نہیں بلکہ گندگی کھانے اور ان پر پیشاب کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ انسانیت کی تذلیل کرتے ہوئے نازک جگہوں کو سگریٹ سے داغا گیا یا بجلی کے جھٹکے دیئے گئے۔

وہی امریکہ جو پوری دنیا کو کا درس دیتا ہے۔ تہذیب سکھلاتا ہے۔ اور دہشت گردی کے خاتمے کیلئے طویل جنگ لڑنے کا عزم رکھتا ہے۔ وہی امریکہ جس کا دعویٰ ہے کہ وہ مہذب ترین قوم ہے اور دیگر ممالک کو انکی تقلید کرنے کی تلقین کرتا ہے کہ وہ امریکہ جہاں جدید ترین یونیورسٹیاں ہیں نئی اور جدید ٹیکنالوجی ہے وہ امریکہ جو ستاروں پہ کمندیں ڈال رہا ہے۔ جس نے چاند پر قدم رکھا جو نت نئی ایجادات سے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈالتا ہے۔ وہ امریکہ جس کے سحر نے ایک دنیا کو مسحور کر رکھا ہے۔ لیکن عراقی قیدیوں کے ساتھ اس کے گناؤنے کھیل نے نفاق کی چادر پلٹ دی۔ اس کے ناپاک عزائم منظر عام پر آئے۔ بیگانے تو بیگانے امریکیوں نے خود اس پر شدید احتجاج کیا جس کی وجہ سے اعلیٰ سطح پر تحقیقات شروع ہوئیں۔

ان لوگوں کو شرم سے ڈوب مرنا چاہئے جو امریکہ کے طرز عمل کو اپنے لئے آئیڈیل سمجھتے ہیں جو امریکہ کی حمایت میں دبلے ہوئے جارہے ہیں۔ اور امریکہ کے ہر اقدام کو دنیا کے لئے امن کی ضمانت سمجھتے ہیں اس کے حلیف بننے پر اتراتے ہیں انہیں اب سوچنا چاہئے کہ امریکہ کے فوجیوں نے جس کمینگی کا مظاہرہ کیا اور جس طرح سے عراقی قیدیوں کے ساتھ ناروا سلوک کیا۔ کہ وہ یہ استحقاق رکھتے ہیں کہ ان کی اندھی حمایت کی جائے اور ان کے بیہودہ حرکتوں پر خاموشی اختیار کی جائے۔

نہتے عراقیوں کو جس طرح سے گرفتار کیا گیا اور ابوغریب جیل میں جو سلوک روا رکھا گیا۔ یہی اصل میں درندگی اور دہشت گردی ہے۔ امریکیوں کے اخلاق باختہ ہونے اور مجرمانہ ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ جس کی شدید مذمت ہونی چاہئے وہ لوگ جو پہلے ہی بے کس، بے یارو مددگار ہیں۔ جنہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ انہیں کس جرم پر سزا دی جارہی ہے۔ انہیں عبرت کا نشان بنانا ہی اصل مجرمانہ حرکت ہے۔

ہم یہاں امت مسلمہ کو احساس دلانا چاہتے ہیں کہ وہ بھی ہوش کے ناخن لیں اور ابھی سے اس کی روک تھام کیلئے جدوجہد کریں آج عراق، امریکہ کی درندگی کا شکار ہیں تو کل کلاں کوئی اور بھی اس ضمن میں آسکتا ہے۔ امت اسلامیہ کی نااتفاقی حکمرانوں کی غفلت اور عیش وعشرت نے آج ہمیں یہ دن دکھلائے ہیں۔

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

امریکہ اپنی تمام تر مکروہات کے ساتھ چوراہے میں برہنہ کھڑا ہے اور اپنی اس ذلالت پر شرمندہ ہونے کی بجائے جھجتیں تلاش کرتا ہے اب تو ہمیں اسے پہچان لینا چاہئے اور اسکے چیچک زدہ چہرے پر تھوک دینا چاہئے اور اپنی برأت کا اظہار کرتے ہوئے ہر قسم کی درندگی اور دہشت گردی سے اپنا دامن صاف کر لینا چاہئے۔

اس لئے کہ مسلمان کبھی دہشت گرد نہیں ہوتا۔ وہ کبھی زیادتی نہیں کرتا وہ انتقام کی بجائے معافی کو ترجیح دیتا ہے۔ معاشرتی زندگی میں مساوات کا قائل ہے۔ وہ دوسروں کیلئے وہی پسند کرتا ہے جو خود اپنے لئے اختیار کرتا ہے۔ وہ عام زندگی میں ہی حسن سلوک کا قائل نہیں بلکہ قیدیوں کے ساتھ بھی شفقت ومحبت کا عملی مظاہرہ کرتا ہے ان کی ضروریات کا خود خیال کرتا ہے۔ وہ کس طرح ایسے لوگوں کا حلیف ہوسکتا ہے جو محض تفریح طبع کیلئے دوسروں کو اذیت دیتے ہیں۔

اس لئے اب ہمیں آگے بڑھ کر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا اور دنیا کو ایک بار باور کرانا ہوگا کہ دنیا میں بسنے والا ہر مسلمان ہمارے لئے محترم ہے اس کی حرمت پورے مسلمانوں کی حرمت ہے۔ لہٰذا کسی کو یہ حق نہیں دیا جاتا کہ وہ ایسا طرز عمل اختیار کرے جس سے مسلمان کی حرمت پامال ہو۔

اور امریکہ کو بھی جان لینا چاہئے کہ ان کے درندہ صفت فوجیوں نے جو مکروہ کام کیا اس سے عراقی قیدیوں کا نقصان نہیں ہوا بلکہ وہ خود ہی لوگوں کی نظروں سے گر گئے۔ اگرچہ ان کے وزیر دفاع نے عراقی عوام سے معافی مانگی ہے مگر ہم سمجھتے ہیں یہ ناکافی ہے انہیں فوراً تمام قیدیوں کو رہا کر دینا چاہئے کیونکہ وہ بے گناہ قیدی ہیں اور ان سے امریکہ کو خوف زدہ نہیں ہونا چاہئے۔